Q. No. 2 (i) سوال نمبر 2 (i)

روشن خیالی اور اعتدال پسندی:

پرویز مشرف کے دور میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی جیسی اصطلاحات کا بہت چرچا رہا۔ روشن خیالی کے تحت معاشرے میں درج ذیل اصلاحات ہوئی۔

- خواتین کو پہلی مرتبہ "فلائنگ فائٹر" کی حیثیت سے فوج میں بھرتی کیا گیا۔
- شمشاد اختر کو اسٹیٹ بینک کا گورنر بنا دیا۔
- لڑکیوں کو ٹریفک وارڈن کے طور پر بھرتی کیا گیا۔

Q. No. 2 (ii) **وسط ایشیائی ریاستوں کیساتھ تعلقات:** سوال نمبر 2 (ii)

1991 میں روس کی شکست و ریخت کے بعد قازقستان، تاجکستان، کرغستان، ترکمانستان، ازبکستان اور آذربائیجان جیسی ریاستیں وجود میں آئی۔ انکے ساتھ پاکستان کے تعلقات کی اہمیت درج ذیل نکات میں بیان کی گئی ہے۔

- یہ وسطی ایشیائی ریاستیں خشکی میں گھری ہوئی ہیں۔ پاکستان انکو راہداری کی سہولت مہیا کر کے زرِ مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کر سکتا ہے۔
- یہ ریاستیں خشکی میں تو ہیں مگر ان کے پاس پیٹرولیم کے ذخائر ہیں۔ پاکستان کے پاس پیٹرولیم کی پیداوار ملکی ضروریات کی نسبت کم ہے۔ اسلیے پاکستان ان ممالک سے کم قیمت پر پیٹرولیم درآمد کر سکتا ہے۔

Q. No. 2 (iv) سوال نمبر 2 (iv)

خارجہ پالیسی میں معاشی ترقی کی اہمیت:

معاشی ترقی معاشی سرگرمیوں میں اضافے سے ہی ممکن ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ اور اسکی تمام ترترقی اور کامیابی کا راز یہی ہے کہ پاکستان صنعتی اور زرعی طور پر ترقی یافتہ ممالک سے تعلقات قائم کرے۔ اس طرح ہم زرعی اور صنعتی طور پر ترقی یافتہ ممالک کے تجربات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنی زرعی اور صنعتی ترقی کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

Q. No. 2 (v) **سندھ طاس معاہدہ:** اپریل 1948- سوال نمبر 2 (v)

اپریل 1948 میں بھارت نے ان پاکستانی نہروں کا پانی روک لیا جن کے سرچشمے بھارت میں تھے۔ پاکستان میں فصلوں پر بہت برا اثر پڑا۔ چنانچہ "عالمی بینک" کے تعاون سے اس تنازع کو حل کرنے کے لیے ایک معاہدہ طے پایا جسے "معاہدہ سندھ طاس" کا نام دیا گیا۔ اس معاہدے کے تحت پانی کی تقسیم یوں ہوئی۔

- تین مشرقی دریاؤں "ستلج"، "بیاس" اور "راوی" پر بھارت کو اختیار دیا گیا۔
- تین مغربی دریاؤں "جہلم"، "چناب" اور "سندھ" پر پاکستان کو مکمل اختیار حاصل ہوا۔

Q. No. 2 (vi) زرعی شعبے کو درپیش مسائل: ہمارے زرعی شعبے کو سوال نمبر 2 (vi)

مندرجہ مسائل کا سامنا ہے۔

← پاکستان میں ہر سال ہزاروں ایکڑ رقبہ سیم و تھور کی زد میں آکر تباہ ہو جاتا ہے

← ہمارے کھیتوں کی اکثریت ناہموار ہے۔ جس کی وجہ سے کھاد، بیج اور پانی ضائع ہو جاتا ہے

← ہمارے ملک میں قرضے کی ناکافی سہولیات ہیں۔ جس وجہ سے کاشت کار جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ نہیں کر سکتے۔

Q. No. 2 (vii) **پاکستانی معاشرے کو درپیش مسائل:** سوال نمبر 2 (vii)

پاکستانی معاشرے کو اس وقت مندرجہ ذیل مسائل کا سامنا ہے

- پاکستان کا سب سے بڑا اور اہم مسئلہ غربت ہے۔ پاکستان کی "38 فیصد" آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔
- پاکستان میں "40 فیصد" آبادی بنیادی تعلیم سے محروم ہے۔ جو ملکی ترقی میں پڑھے لکھے افراد جیسا کردار ادا کرنے سے قاصر ہے۔
- آبادی میں مسلسل اضافہ بھی پاکستان کا ایک اہم معاشرتی مسئلہ ہے۔

Q. No. 2 (viii) سوال نمبر 2 (viii)

صنفی اعتبار سے آبادی کی تقسیم:

صنفی اعتبار سے آبادی کی تقسیم سے مراد مرد اور عورت کی بنیاد پر آبادی کی تقسیم ہے۔ پاکستان کے ادارہ شماریات کے مطابق مردوں کی تعداد "51.5" فیصد جبکہ عورتوں کی تعداد "48.5" فیصد ہے۔ مردوں کی اوسط عمر "62" سال جبکہ عورتوں کی اوسط عمر "64" سال ہے۔

قومیانے کی پالیسی

ذوالفقار علی بھٹو نے لوگوں کی معاشی احساس محرومی کا ادراک کرتے ہوئے لوگوں کو یقین دہانی کرائی کہ ان کی حکومت صنعتی ترقی کے فوائد کو عام آدمی تک پہنچانے کے لیے تمام صنعتی یونٹوں کو قومی تحویل میں لے لے گی۔ اس پالیسی کو "قومیائے جانے کی پالیسی" یا "قومیانے کی پالیسی" کا نام دیا گیا۔ قومیانے کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے حکومت نے درج ذیل اصلاحات کی۔

← "1972" تک "32 بڑے صنعتی یونٹ" قومی تحویل میں لے لیے گئے۔ ان یونٹوں کا تعلق جن بھاری صنعتوں سے تھا۔ اس میں "فولاد سازی اور بنیادی دھاتیں"، "پیٹرو کیمیکل اور بنیادی کیمیکل"، "ٹریکٹر سازی"، "موٹر سازی"، "سیمنٹ" اور "بجلی" کی صنعتیں شامل ہیں۔

← بھٹو حکومت نے چھوٹے صنعت کاروں کو یقین دہانی کرائی کہ حکومت انکی سرپرستی کرے گی اور مزید صنعتوں کو قومی تحویل میں نہیں لے گی۔ اس کے باوجود "1973" میں قومیانے کے دوسرے دور کا آغاز ہوا۔ اس مرتبہ "روئی"، "چینی"، "خوردنی تیل" اور "بناسپتی گھی" کی صنعتوں کو قومی تحویل میں لیا گیا۔ "1976" میں چاول چھڑنے

والے کارخانوں کو قومی تحویل میں لے کر اس دور کا خاتمہ کیا گیا۔

← بھٹو حکومت نے بیمہ زندگی کا کاروبار کرنے والی صنعتوں کو بھی قومی تحویل میں لے لیا تاہم جنرل انشورنس کا کام بدستور پرائیوٹ کمپنیوں کے پاس رہنے دیا گیا۔ تمام بیمہ کمپنیوں کو یکجا کر کے "سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان" میں مدغم کر دیا گیا۔ "یکم جنوری 1974" تک تمام بینکوں کو بھی قومی تحویل میں لے لیا گیا۔

← "1972" میں تمام تعلیمی اداروں کو بھی قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ اسطرح ان میں کام کرنے والے اساتذہ اور دیگر ملازمین کی تنخواہیں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی سطح پر آگئیں

قومیانے کی پالیسی کے اثرات:

قومیانے کی پالیسی اپنے تمام تر اہداف حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ صنعتوں کی انتظامیہ ناتجربہ کار لوگوں کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ اس سے فائدے میں چلنے والے صنعتی یونٹ خسارے میں چلنے لگے۔ صنعتوں کے خسارے کی وجہ سے بنیادی ضروریات زندگی "آٹا" "گھی" اور "چینی" مہنگے ہو گئے۔ عام آدمی کو مطمئن کرنے کے لیے تنخواہوں اور معاوضوں میں اضافہ کر لیا گیا۔ تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لینے سے ان کے انتظامی اخراجات کا بوجھ قومی خزانے پر پڑا۔ طلبہ کو ملنے والی تقریباً مفت سفری سہولیات سے ان کو آسانی میسر آئی۔

پاکستان اور انڈیا کے تعلقات

پاکستان ایٹمی قوت کا حامل ایک امن پسند ملک ہے۔ یہ اپنے قریبی ہمسایہ ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھنے کا خواہاں ہے۔ ذیل میں پاکستان کے انڈیا کے ساتھ تعلقات کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

- پاکستان کا وجود چونکہ برصغیر پاک و ہند سے ابھرا ہے اس لیے پاکستان کی تاریخ، جغرافیہ اور ثقافت کے بہت سے پہلو بھارت سے مشترک ہیں۔ دونوں ممالک کی مشترکہ سرحد کی لمبائی "2136 کلومیٹر" ہے۔
- عالمی اصولوں کے مطابق دیکھا جائے تو پاکستان کے بھارت کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہونے چاہیے تھے۔ مگر یہ مقصد حاصل نہ کیا جا سکا۔ قیام پاکستان کے وقت ایسے بہت سے مسائل پیش آئے جن کی بنیاد پر دائمی اختلافات موجود رہے۔
- بھارت اور پاکستان کی تاریخ جنگوں کی تاریخ بن کر رہ گئی ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان پہلی جنگ "1948" میں لڑی گئی۔ کشمیر کے محاذ پر لڑی جانے والی اس جنگ میں قبائلی بھائیوں کا کردار نمایاں ہے۔
- جب بھارت نے کشمیر پر قبضہ کرنے کے لئے فوج کشمیر میں داخل کی تو کشمیر کی سالمیت کو برقرار رکھنے کے

لیے پاکستانی مسلح افواج کشمیر میں داخل ہو گئیں۔ اور کشمیر کا بھرپور دفاع کیا۔

← جب بھارت کو اپنی شکست نظر آنے لگی تو وہ یہ معاملہ سلامتی کونسل میں لے گیا۔ سلامتی کونسل نے "1949" میں ایک قرارداد کے ذریعے جنگ بندی کی اپیل کی۔ چنانچہ پاکستان جنگ بندی پر آمادہ ہوگیا۔

← "1969" کی رات "6" ستمبر کو بھارت نے پھر "لاہور"، "قصور" اور "سیالکوٹ" کے محاذ پر ایک بار پھر جنگ کا آغاز کیا۔ پاکستانی مجاہدین نے بہادری سے مادرِ وطن کا دفاع کیا اور دشمن کو پیچھے دھکیل دیا۔

← "1971" میں ایک مرتبہ پھر دونوں فوجیں صف آرا ہوئیں۔ اس جنگ میں بھارت کو کچھ حد تک مقامی لوگوں کی حمایت حاصل تھی اس وجہ سے پاکستان اپنے ایک حصے سے محروم ہوگیا۔ اور "16" دسمبر، 1971 "میں "بنگلہ دیش" کے نام سے ملک معرض وجود میں آیا۔

← پاکستان اور بھارت کے درمیان حالات معمول پر لانے کے لیے کئی معاہدے ہو چکے ہیں۔ ان میں بس سروس، وفود کے تبادلے اور کرتارپور راہداری وغیرہ شامل ہیں۔

← قائداعظم محمد علی جناح کے بقول:

"کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے"۔

اس لیے پاکستان اور بھارت کے خوشگوار تعلقات کی بنیاد مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل ہے۔

Q. No. 5 (i) ________ سوال نمبر5 (i)

Q. No. 5 (ii) ________ سوال نمبر5 (ii)

Q. No. 5 (iii) ________ سوال نمبر5 (iii)

Q. No. 6 ______________________________ سوال نمبر 6